سوال

(166) حدیث میں آیا ہے کہ مقتدی صف میں تنہا نہ کھڑ   اہو الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں جو وارد ہے کہ مقتدی صف میں تنہا نہ کھڑا ہو بلکہ اگلی صف سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملاوے اس سے کیا مراد ہے آیا صف کے درمیان سے کھینچے یا کنارہ صف سے اور اگر کنارہ صف سے تو اس کو وسط میں صف کے لاوے یا وہیں کنارہ پر کھڑا ہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں مقتدی کو چاہیے کہ صف کے کنارہ سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرے کیونکہ اگر درمیان صف سے کھینچے گا تو صف میں خلل اور فصل واقع ہوگا۔ سنن ابوداؤد میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفاً وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوف کو درست کرو اور مونڈھو کو برابر رکھو اور درمیان میں جو فاصلہ ہو اس کو بند کرو اور شیطان کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ چھوڑو جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملا دے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اللہ اس کو قطع کرے گا۔ یہ حکم یعنی صف کے پیچھے تنہا نہ کھڑا ہونا بلکہ دوسرے کو شامل کرنا خاص مرد کے لیے ہے۔ اگر عورت ہے تو اس کو تنہا کھڑا ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں انس ابن مالکؓ سے مروی ہے قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامی خلفنا ام سلیم یعنی میں نے ایک یتیم کے ساتھ اپنے مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی میری والدہ ام سلیم پیچھے کھڑی تھیں۔ فتح الباری میں تحت اس حدیث کے مرقوم ہے۔ الاقرب ان البخاری قصد ان یبین ان ھذا مستثنیٰ من عموم الحدیث فیہ لا صلوٰة لمنفرد خلف الصف یعنی انہ مختص بالرجال واستدل بہ ابن بطال علی صحة صلوٰة المنفرد خلف الصف خلافا لاحمد لانہ لما ثبت للمرأة کان للرجال اولی ولکن لمخالفہ ان یقول انما ساغ ذلک لامتناع ان تصف مع الرجال بخلاف الرجل فانہ لہ ان یصف معھم وان یزاحمھم وان یجدب رجلاً من حاشیة الصف فیقوم معہ فافترقا انتھی صفحہ ۴۵۱ پارہ سوم یعنی بخاری کا مقصود اس امر کا بیان کرنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں اس حکم سے عورت مستثنیٰ ہے، یہ حکم خاص مردوں کے لیے ہے ابن بطلال نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ صف کے عقب اکیلے آدمی کی نماز جائز ہے خواہ مرد ہو یا عورت کیوں کہ جب عورت کے لیے یہ حکم ثابت ہوا تو مرد کے لیے بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔ لیکن مخالف یہاں پر کہہ سکتا ہے کہ عورت کے لیے تنہا کھڑا ہونا اس لیے جائز ہوا کہ اس کو مردوں کے ہمراہ صف میں شامل ہونا جائز نہیں اور مرد کو درمیان میں داخل ہونے اور صف کے کنارہ سے کسی کو کھینچنے کی گنجائش ہے پس دونوں میں فرق ہوگیا۔ چونکہ جماعت کی ابتداء صف کے وسط اور درمیان سے قائم ہوتی ہے۔ اس لیے صف کے درمیان لا کر کھڑا ہونا چاہیے۔

جلد3 ص78۔79

محدث فتویٰ